بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حرفِ اوّل

حکمت قرآن کے گزشتہ دو شماروں سے ''حرفِ اول'' کے زیرِ عنوان ''پاکستان کی نظریاتی اساس اور اس کے استحکام کی واحد بنیاد'' کے حوالے سے محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا مؤقف اختصار کے ساتھ پیش کیا گیا۔ ذیل میں اس ضمن میں ایک اہم سوال کہ ''علماءِ کرام کی اکثریت نے تحریک پاکستان کا ساتھ کیوں نہ دیا'' کے جواب میں محترم ڈاکٹر صاحب کے خطاب کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے:

''علماء کے ایک طبقے کی طرف سے قیامِ پاکستان کی مخالفت کی وجہ یہ تھی کہ انہیں ہندوؤں کے عزائم کا درست اندازہ نہیں تھا' جبکہ عام مسلمانوں کو معاشی میدان میں بھی اور سرکاری ملازمتوں میں بھی قدم قدم پر ہندوؤں کی متعصبانہ ذہنیت کا تلخ تجربہ ہو چکا تھا۔ اسی بنا پر ہندوستان کے مسلمانوں نے اس معاملے میں علمائے کرام کے بجائے مسلم لیگ کے علیحدہ ملک کے قیام کے موقف کی بھرپور حمایت کی جس کے نتیجے میں پاکستان قائم ہو گیا۔ دراصل قیامِ پاکستان کے مخالف علماء کا موقف یہ تھا کہ پہلے ہندو کے ساتھ مل کر انگریز کو نکالا جائے اور پھر ہندو سے نمٹا جائے۔ لیکن یہ محض رائے کا اختلاف تھا ورنہ ان کا خلوص و اخلاص ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر تھا' یہی وجہ ہے کہ قیامِ پاکستان کے بعد مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک موقع پر کہا تھا کہ پاکستان کی عزت سے اسلام کی عزت وابستہ ہے اور اب اس کو مستحکم کرنا ہماری دینی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی قیامِ پاکستان کے بعد اپنے ایک خطاب کے دوران پاکستان کو مسجد سے تشبیہہ دیتے ہوئے اس کی حفاظت کو ایمان کا تقاضا قرار دیا تھا۔

ویسے بھی ہمارا دین ہمیں ایک دوسرے سے اختلاف کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اس لئے قیامِ پاکستان کے حوالے سے علماء کرام اور مسلمانوں کا یہ اختلاف کوئی گناہ نہیں تھا۔ لیکن ہم اس ملک میں اسلام نافذ نہ کر کے اللہ سے وعدہ خلافی کے عظیم گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں کیونکہ ہم نے اللہ سے یہ عہد کیا تھا کہ اے اللہ تو ہمیں انگریزوں اور ہندوؤں کی دہری غلامی سے نجات دلا دے اور ہمیں ایک علیحدہ خطہ عطا کر دے جہاں ہم تیرے دین کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ لیکن ہم اپنے اس وعدہ میں خیانت کا ارتکاب کر کے اللہ کے غضب کو دعوت دیتے رہے ہیں۔ ۱۹۷۱ء میں پاکستان کا دولخت ہونا اسی وعدہ خلافی پر ہماری سزا تھی تاکہ ہم سنبھل جائیں۔ تاہم اگر ہم نے اب بھی اپنی روش ترک نہ کی تو ہو سکتا ہے کہ ۱۹۷۱ء جیسی کوئی اور سزا ہمیں بھگتنا پڑے جس کے آثار بھارت کے عزائم سے صاف نظر آ رہے ہیں''۔

(نوٹ: محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا مذکورہ بالا مکمل خطاب اکتوبر ۲۰۰۰ء کے ماہنامہ میثاق میں شامل ہے)

© rasailojaraid.com